یااللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
یارسول اللہ
فیض عالم
اہلسنت کا علمی، ادبی ترجمان
بہاولپور، پنجاب۔ پاکستان
زیر سرپرستی
مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج
محمد فیض احمد اویسی رضوی
مدیر اعلیٰ
صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی
مدیر
صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی
مقام اشاعت دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

صفر المظفر میں اولیاء کاملین کے اعراس کی تقاریب شرعی آداب سے منائیں خرافات، میلے، ٹھیلے، مخلوط اجتماعات (مرد عورتوں) کے خلاف عملی جہاد کریں۔

محمد کی چوکھٹ پہ مر جاؤں گی ری

یہ کرنے کا ہے کام کر جاؤں گی ری
محمد (ﷺ) کی چوکھٹ پہ مر جاؤں گی ری

میں جاؤں گی بطحا میں جاؤں گی طیبہ
میں پیارے کے پیارے نگر جاؤں گی ری

انہی کی ہوں جوگن انہی کی بروگن
انہی کو نہ دیکھوں تو مر جاؤں گی ری

مجھے چاہے ماریں مجھے چاہے پیٹیں
سہوں گی میں سب کچھ مگر جاؤں گی ری

محمد کے در پر جو سر میں نے رکھا
تو پھر کیا اُٹھاؤں گی مر جاؤں گی ری

سکھی سبز گنبد کو جب دیکھ لوں گی
مسرت میں کیا کیا میں کر جاؤں گی ری

کبھی ان پہ صدقے کبھی ان پہ قرباں
میں کرنے کو جان و جگر جاؤں گی ری

مدینے کی سودائی بن کر پھروں گی
اِدھر جاؤں گی ری اُدھر جاؤں گی ری

جلوں گی جو دن رات فرقت میں یوں ہی
تو مشتاقؔ بے موت مر جاؤں گی ری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید معین الدین بڑے لالہ جی مشتاق (گولڑہ شریف)

جو نام احمد رقم نہ ہوتا

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا

جہاں کی تخلیق ہی نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتے
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

(از ملک اللہ بخش کلیار مدینہ منورہ)

صفر المظفر کے اسلامی اور تاریخی واقعات

☆ بعض روایات کے مطابق اسی مہینے حضرت آدم علیہ السلام نے انتقال فرمایا اسی مہینے میں قابیل نے ہابیل کو منگل کے دن قتل کیا۔

☆ اسی مہینہ اللہ تعالیٰ نے قوم نوح علیہ السلام پر طوفان نازل کیا۔

☆ اسی مہینے میں نمرود مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا، اسی مہینے میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے وفات پائی۔

☆ اسی مہینہ میں حضرت داوٗد علیہ السلام سے لغزش ہوئی جس کی وجہ سے وہ دو سو برس تک روتے رہے جس کی وجہ سے آپ کے رخساروں کا گوشت و پوست سب اڑ گیا۔

☆ اسی مہینے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ذبح ہوئے۔

☆ اسی مہینے میں فرعون کے ساحر (جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے) قتل کیے گئے۔

☆ اور اسی مہینے میں بنی اسرائیل کی گائے ذبح ہوئی۔

☆ اسی مہینے میں حضرت بی بی آسیہ بنت مزاحم کو جو فرعون کی بیوی تھیں (مومنہ تھیں) مصیبت پہنچی۔

☆ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اسی مہینے میں بدھ کے دن بیمار ہوئے۔ ان کی بیماری سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بے حد غم ہوا۔

☆ اسی مہینے میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کج خلقی کی۔

☆ صفر ۱۵۹ھ نومبر ۵۷۷ء حکیم مقنع نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ یہ مقنع خراسانی ملحد و زندیق مرد کا باشندہ اور یک چشم گل تھا اس عیب کو چھپانے کے لئے سونے کا چہرہ منہ پر چڑھائے رہتا۔ اس لئے مقنع یعنی نقاب پوش کہلاتا تھا۔ لوگوں کو فریب و دھوکہ دینے کے لیے شعبدہ بازی سے مصنوعی آفتاب طلوع کر کے دکھاتا تھا۔

﴿فتنہ خلق قرآن﴾

صفر ۲۱۲ھ مئی ۸۶۷ء فتنہ خلق قرآن، آمر وقت خلیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان قرآن مجید کے مسئلہ پر ایک بحث چل پڑی۔ خلیفہ کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے جس طرح عام مخلوق ختم ہو جائے گی اسی طرح قرآن مجید بھی ختم ہو جائے گا جب کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوگا مخلوق ختم ہو جائے گی مگر قرآن باقی رہے گا اس مسئلہ پر بحث ومناظرے ہوئے مگر امام اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور خلیفہ کے آگے اپنا سر جھکانے سے انکار کر دیا۔

☆ صفر ۲۲۰ھ فروری ۸۳۵ء امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کوڑے لگائے گئے انہوں نے راہ حق میں اپنے لہو کا نذرانہ پیش کیا، ظالم وجابر سلطان کے سامنے کلمہ حق ادا کرنے کی جو نظیر اس بطل جلیل نے پیش کی اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپ نے راہ خدا میں وہ ظلم وستم سہے کہ جن کر روح تڑپ اٹھے اور دل غم سے بوجھل ہو جائے۔ انہوں نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت کو تازہ کیا کہ زخمی حالت میں بھی اللہ عزوجل کے حضور سربسجود رہا اور فرمایا کہ میں نے وہی کیا ہے جس کا سبق مجھے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیا۔

☆ صفر ۳۳۹ھ میں رومیوں نے سارے علاقوں کو ویران کر دیا یہ علاقے زیادہ تر سیف الدولہ والی "حلب" کی حکومت کی سرحد پر تھے اس وقت یہی ایک فرمانروا مسلمان حکمرانوں میں بہادر اور باہمت تھا اور تنہا وہی رومیوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوا اور برسوں ان کا مقابلہ کرتا رہا مگر وہ رومیوں کی شورش کو پوری طرح نہ روک سکا جہاں تک ہو سکا ان کے ظلم وسفاکی کا انتقام بھی لیا۔

اس ماہ کی اہم شخصیات

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

برصغیر پاک وہند کو جن محبوبان خدا نے اپنے وجود مسعود سے مشرف کیا ان میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ بلند وبالا ہے۔ بادشاہان اسلام نے اس سرزمین کو فتح کیا اور اولیاء نے لوگوں کے قلوب کو فتح کیا اور دائرہ اسلام میں داخل فرمایا اسلام کی ترویج واشاعت میں حکومتوں کو اتنا دخل نہیں جتنا اولیاء کرام محبوبان خدا کی کرامات اور ان کی نگاہ فیض کا اثر ہے۔ سچ ہے کہ اسلام تیر وتلوار سے نہیں بلکہ غلامان مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم سے پھیلا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم صوفی بزرگ ہیں جنہوں نے گمراہی اور ہدایت سے بھٹکے ہوؤں کو سچے مذہب اسلام میں داخل فرمایا۔

نام ونسب ☜ آپ کا نام سید علی اور کنیت ابوالحسن ہے والد گرامی کا نام عثمان ہے آپ کا سلسلہ نسب حضرت زید بن امام حسن بن علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے جاملتا ہے "جلاب" اور "ہجویر" افغانستان غزنی کے قریب دو مقام ہیں (جہاں آپ کی رہائش تھی) جس کی وجہ سے آپ کو جلابی اور ہجویری کہا جاتا ہے بعد میں لاہور میں مستقل اقامت اختیار فرمائی تو لاہوری کہا جانے لگا "گنج بخش" اور "داتا" کے لقب سے آپ بہت زیادہ معروف ہیں۔

ولادت ☜ حضرت داتا گنج بخش کا سن ولادت صحیح متعین نہیں ہو سکا ان کی اپنی تحریروں اس کا کوئی ذکر نہیں بعض مورخین نے ۴۰۰ھ لکھا ہے یہ حضرت محمود غزنوی کی فتوحات کا دور تھا شاہ محمود کا شہرہ شرق وغرب میں تھا ان کی افواج نے ہر جگہ فتح حاصل کر لی تھی اور زمانہ بھر کے علماء ومشائخ عظام حکماء غزنی میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے والد گرامی نہایت خدا رسیدہ انسان تھے عالم باعمل صوفی باصفاء تھے وہ بھی غزنی آ گئے۔

تعلیم اور سیر وسیاحت ☜ حضرت داتا صاحب نے ابتدائی تعلیم غزنی میں حاصل کی اور زمانہ کے مقتدر جید علماء وفضلاء سے علوم وفنون حاصل کیئے ظاہری علوم سے فراغت کے بعد سیر وسیاحت کا شوق دامن گیر ہوا۔

وقت کے مشہور بلاد اسلامیہ کا سفر کیا ترکستان، شام، ایران اور عراق کے اکثر شہروں کی سیر کرتے ہوئے خراسان، آذربائیجان وغیرہ میں آپ کے قیام کا ذکر ملتا ہے اس سیر وسیاحت کے سفر میں علماء کرام وصوفیاء عظام کی صحبتیں اختیار کیں اور ان سے علمی وروحانی فیض حاصل کیا۔

حضرت ابوالقاسم قشیری اور شیخ ابوالقاسم گرگانی جیسے یگانہ روزگار کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے اکتساب فیض بھی

کیا۔

سلسلہ طریقت ﴿ آپ نے سلوک کی منزلیں اور طریقت کے مدارج حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن سرخسی ختلی رحمۃ اللہ علیہ سے طے کیں اور ان کے مرید ہوئے۔ ان کا سلسلہ طریقت منبع ولایت حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ مشکل کشاء رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

لاہور آمد کا سبب ﴿ جب سید علی ہجویری علوم ظاہری و باطنی طے کر چکے تو شیخ ابوالفضل نے آپ کو لاہور جانے کا حکم فرمایا کہ وہاں جا کر خلقِ خدا کی رہبری و رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔ مرشد کریم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ حضور وہاں تو میرے پیر بھائی حضرت شیخ حسین زنجانی پہلے موجود ہیں۔ شیخ کی نظر چونکہ لوح محفوظ پر تھی فرمایا "تمہیں اس سے کیا مطلب تم جاؤ" چنانچہ حضرت داتا صاحب مرشد کے حکم کی تعمیل میں لاہور کے لیے پیدل روانہ ہوئے دوران سفر کئی مصائب و آلام کا سامنا کیا۔ ان کی سیرت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے غزنی سے لاہور کا طویل سفر تنِ تنہا طے فرمایا رات کے وقت لاہور پہنچے تو شہر کے دروازے بند تھے صبح دروازہ کھلا تو دیکھا ایک بہت بڑے جمع غفیر کے ساتھ جنازہ آرہا ہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت شیخ حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ ہے اب معلوم ہوا کہ مرشد کامل نے کیوں حکم دیا تھا۔ حضرت داتا گنج بخش شیخ زنجانی کے جنازہ و تدفین میں شریک ہوئے۔ فراغت کے بعد شہر میں داخل ہوئے چند ہی دن بعد خلقِ خدا کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مسجد و مدرسہ تعمیر فرما کر حلقہ درس کا آغاز فرمایا۔ داتا صاحب وعظ و تبلیغ فرماتے طالبان حق کو راہ ہدایت دیکھاتے غیر مسلموں کو دین حق اسلام کی برکتیں بتاتے آپ کی نگاہ کرم سے ہزاروں غیر مسلموں نے سچے مذہب اسلام کی آغوش میں پناہ لی۔ بے شمار لوگ آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے عبادت و ریاضیت کی لذت سے آشنا ہوئے آپ مخلوقِ خدا کا مرجع بنے لاکھوں پریشان حال اور حاجت مند اپنی آرزوئیں لیکر آتے مرادیں پاتے آپ کا فیض جاری تھا جو آتا دامنِ مراد پُر کر کے جاتا اسی فیض کی بدولت "داتا گنج بخش" کا لقب زبانِ زدعام و خاص ہوا۔ آپ کی تبلیغ صرف لاہور تک محدود نہ تھی بلکہ آپ نے اپنے مریدین کو شہر شہر قریہ قریہ تبلیغ دین کے لیے روانہ فرمایا پورے ہند میں آپ کے علمی و روحانی فیضان کا چرچا ہونے لگا عوام و خواص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنے دامن مرادوں سے بھر کر جاتے۔ لاہور کا نائب حاکم "راجو" آپ کے دست مبارک پر مشرف با اسلام ہوا آپ نے اس کا نام شیخ ہندی رکھا۔

لاہور میں چوبیس سال کے عرصہ میں حضرت داتا بخش نے لاکھوں بندگان خدا کو غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل کیا۔

داتا کا فیض جاری ہے ﴿ آپ کے وصال کے بعد بھی آپ فیض کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہیگا لاکھوں بندگان خدا آپ

کے مزار پر انوار سے مرادیں پا رہے ہیں ہر دور میں سلاطین زمانہ ان کی چوکھٹ پر جبین نیاز جھکانے کو اپنے لیے اعزاز تصور کرتے ہیں۔ سلطان ابراہیم غزنوی اور سلطان شمس الدین التمش نے اپنے ہاتھوں سے قرآن پاک لکھ کر مزار شریف کے نذر کیا۔ (بزرگان دین مطبوعہ لاہور)

﴿سلطان الہند خواجہ غریب نواز کی حاضری﴾

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر اولیا کاملین سلف صالحین عقیدت واحترام سے حاضری دیتے رہے۔ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۸۰ھ میں آپ کے مزار پر چلہ فرمایا بے شمار روحانی فیوض وبرکات حاصل کرنے کے بعد اپنی عقیدت کا اظہار ان لفظوں میں کیا

"گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما"

چلہ گاہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حضور داتا صاحب کے قدموں میں زیارت گاہ خواص وعوام ہے۔

داتا دربار کا سب احترام کرتے رہے ﴾صدیاں بیت گئیں دربار پر اپنے پرائے مسلم وغیر مسلم مزار شریف کا ادب واحترام کرتے رہے لاہور پر سکھوں نے قبضہ کیا تو راجہ رنجیت سنگھ نے بھی مزار کے ادب واحترام میں فرق نہ آنے دیا ایک وقت آیا کہ مزار کے اردگرد کی تمام عمارات کو مسمار کر دیا گیا مگر مزار کے حصہ کو باقی رہنے دیا اس کے مسمار کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ تاریخ میں آتا ہے کہ رنجیت سنگھ مزار شریف پر ہزاروں روپے نذرانہ بھجواتا اور قرآن پاک کے جتنے نسخے اس کے ہاتھ آتے وہ دربار شریف پر بھجوا دیتا تاکہ آنے والے زائرین اس کی تلاوت کریں۔

خودکش حملہ ﴾مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ چند سال قبل کچھ بدبختوں نے مزار شریف پر خودکش حملہ کر کے اپنی دنیا وآخرت برباد کی۔ حملہ کرنے والوں نے خیال کیا کہ لوگ ڈر جائیں گے مزارات پر عقیدت مندوں کی کمی آجائے گی یہ ان کی خام خیالی ہے سچ ہے کہا

"اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلاں راہر گز نہ میرد"

حضرت یحییٰ ابن سعید القطان رحمۃ تعالیٰ اللہ علیہ

☆ صفر ۱۹۸ھ اکتوبر ۸۱۳ء میں حضرت یحییٰ ابن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا وہ حدیث شریف کے مشہور ومعروف محدث گذرے ہیں علم وفضل کے میدان میں ان کا نام ثقہ راویوں میں لیا جاتا ہے۔

حضرت اسحاق ابن راہویہ

☆ صفر ۲۳۸ھ میں حضرت اسحاق ابن راہویہ کا وصال ہوا ان کی کنیت ابو یعقوب تھا خراسان کا مشہور شہر مروان کا وطن تھا۔ حدیث کی طلب کے لئے مختلف سفر کئے۔ ان کی ذات سے حدیث نبوی کی بڑی اشاعت اور سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا احیاء ہوا متعدد تصانیف لکھیں

امام احمد نسائی رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب ﴾ آپ کی کنیت ابوعبدالرحمان نام احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینا نسائی ہے ۲۱۵ھ میں خراسان کے مشہور شہر نسا میں پیدا ہوئے اور ماوراء النہر کا علاقہ جو ہمیشہ سے علم وفن اور ارباب علم وکمال کا مرکز رہا ہے تاریخ اسلام کے نامور سینکڑوں فضلاء اس کی خاک سے اٹھے ہیں امام نسائی بھی اس خاک کے مایہ ناز فرزند تھے۔ آپ نے بہت سے شیوخ واساتذہ سے استفادہ کیا۔ خراسان عراق، حجاز، شام، مصر وغیرہ میں علم حدیث حاصل کیا آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے۔ دن رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے۔ متعدد حج کئے، علماء معاصرین نے آپ کے علم وفضل کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ امام صاحب کی شہرت ومقبولیت کی بناء پر حاسدین نے حسد سے کام لیا آپ مصر کو چھوڑ کر فلسطین کے ایک مقام ''رملہ'' آگئے تھے۔ صحاح ستہ کی مشہور کتاب سنن نسائی شریف کے آپ مصنف ہیں۔

انتقال ﴾ ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں آپ کا انتقال مکہ مکرمہ میں صفا ومروہ کے درمیان ہوا۔ بعض روایات میں مکہ مکرمہ جاتے ہوئے رملہ کے مقام پر اور پھر وہاں سے آپ کی نعش مکہ شریف پہنچائی گئی۔

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

☆ صفر ۵۸۹ھ فروری ۱۱۹۳ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ بعلبک شام کا ایک شہر ہے جہاں کے والی نجم الدین کے گھر صلاح الدین ایوبی پیدا ہوئے۔ ۱۷ برس کی عمر میں سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں آئے ۵۴۹ھ میں دمشق فتح کرنے کے لئے فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شریک ہو کر تلوار کے جوہر دکھائے۔ ۵۶۰ھ میں یروشلم کے بادشاہ اموری (AMAUORY) سے ٹکرائے ''الملک الناصر'' کا خطاب ملا۔ مصر کے فرمانروا رہے، شام کی حکمرانی کی، یروشلم، بیت اللحم اور کوہ زیتون پر قابض رہے، صلاح الدین کا نام عیسائی اور مسلمانوں میں صلیبی جنگوں کے حوالے سے بہت مشہور ہے۔ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لیے پوری عیسائی دنیا کے خلاف کامیاب جنگیں لڑیں، تمام عمر جہاد میں ختم کردی، آج مظلوم مسلمان اسی صلاح الدین ایوبی کو یاد کرتے ہیں کہ کب ایسے جوان آئیں گے کہ ہم آزاد ہوں گے۔

﴿حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ﴾

☆ آپ کی ولادت باسعادت شہر سرہند میں ۱۴ شوال المکرم ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۴ء شب جمعہ حضرت شیخ عبدالاحد کے گھر میں ہوئی حضور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ان کا نام شیخ احمد فاروقی ہے۔

تحصیل علم﴾ ۷ سال کی عمر میں میں قرآن پاک حفظ کیا جبکہ ۱۷ سال کی عمر میں جملہ علوم اسلامیہ عربیہ معقولات و منقولات کی تعلیم سے فراغت پا کر اپنے والد گرامی کے ساتھ تدریس میں مشغول ہو گئے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔

﴿گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے﴾

جہانگیر اکبر بادشاہ کا دور تھا اس کے وزیر نے آپ کے خلاف بادشاہ کو بھڑکایا۔ اکبر نے حاکم سرہند کو لکھا کہ وہ شیخ احمد کو لے کر حاضر ہو آصف نامی وزیر نے مجدد الف ثانی کو سجدہ تعظیمی کرنے کو کہا آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ سر سوائے رب قدوس کے کسی اور کے آگے نہیں جھک سکتا۔ آپ کو قید کر کے قلعہ گوالیار بھیج دیا گیا جہاں باغیوں کو رکھا جاتا تھا آپ نے جیل میں رشد و ہدایت کا کام شروع کر دیا جس سے بے شمار گناہگار لوگ گناہوں سے تائب ہوئے۔

وصال شریف﴾ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ / مطابق ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء بوقت اشراق آپ کا وصال ہوا۔ شب وصال آپ نے جاگ کر گزاری۔ نماز فجر کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کے مکتوبات شریف اسلام کے علمی و دینی سرمایہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے جنہوں نے پورے عالم اسلام پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

(سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے تفصیلات "جہان امام ربانی" مرتب ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ باب المدینہ (کراچی) میں ملاحظہ کریں)

﴿مولانا فضل حق خیر آبادی﴾

مولانا فضل حق خیر آبادی ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء کو خیر آباد میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب ۳۳ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی چار ماہ کچھ روز میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ ۱۳ برس کی عمر میں مروجہ علوم کی تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا درس لیا۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔

ملازمت﴾ ۱۲۳۴ھ میں دہلی کے ریذیڈنٹ کے دفتر میں ملازمت کی، رامپور میں محکمہ عدل و انصاف سے منسلک رہے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا انگریز کے خلاف فتویٰ جہاد دیا اور اور اس کے خلاف زبردست تحریک چلانے کی

پاداشت میں آپ کو جزیرہ انڈیمان میں قید کر دیا گیا آخر ایک سال نو ماہ ۱۹ دن قید میں رہ کر ۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ ۲۰ اگست ۱۸۶۱ء کو جام شہادت نوش فرمایا ان کا مزار اب تک مرجع خلائق اور زیارت گاہ ہے۔

﴿حضرت غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ﴾

ماہ صفر میں برصغیر پاک و ہند میں مخدوم العالم حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہے اس مناسبت سے ان کے مختصر حالات عرض ہیں آپ سلسلہ سہروردیہ کے موسس اعلیٰ اور بانی سمجھے جاتے ہیں، حسب و نسب کے اعتبار سے آپ اصلی قریشی تھے

ابتدائی حالات ﴾ آپ کے جد امجد حضرت کمال الدین علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ سے نقل مکانی کر کے خوارزم میں آ کر آباد ہو گئے کچھ عرصہ بعد ملتان میں رہائش اختیار فرمائی۔ یہیں پر حضرت وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔ حضرت حسام الدین تاتاریوں کے حملہ سے پریشان ہو کر ملتان کے مضافات میں آ کر قیام پذیر ہوئے تو حضرت وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شادی خانہ آبادی حضرت مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی ان کے بطن سے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۸۲ھ میں ہوئی ابھی آپ بمشکل بارہ سال ہی کے تھے کہ آپ کے والد ماجد دُنیا سے رُخصت ہو گئے شیخ نے علم و عرفان کا سلسلہ شروع کیا سات قراتوں میں قرآن پاک حفظ کر کے خراسان کی طرف چلے گئے جہاں سات سال علوم ظاہری و باطنی کے حصول میں گذارے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے آپ بخارا پہنچے آپ کے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصاف باطنی و پاکیزہ عادات کی وجہ سے اہل بخارا آپ کو بہاؤ الدین فرشتہ کہا کرتے تھے۔ یہاں سے آپ نے حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کیا اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی حاضری دی یہاں شیخ کمال الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث تھے جنہوں نے نصف صدی سے مسجد نبوی میں درس حدیث دیا اور روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجاور رہے حضرت غوث بہاؤ الحق نے ان سے سند حدیث لی اور تزکیہ نفس کے لیے پانچ سال بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مجاہدہ کیا۔ بعد ازاں بیت المقدس اور بغداد کا سفر فرمایا یہاں پر حضرت شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست بیعت ہوئے اس کی تفصیلات بعض کتب تذکرہ میں بڑی صراحت کے ساتھ ملتی ہیں۔ فوائد الفوائد میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی رفاقت میں ابھی سترہ دن ہی گزارے تھے کہ مرشد کریم کی طرف سے ساری روحانی نعمتیں اور عظمتیں عنایت مرحمت ہو گئیں، خرقہ خلافت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے ہونہار مرید کو ملتان میں سلسلہ رشد و ہدایت جاری کرنے کا حکم فرمایا۔ ملتان آتے ہوئے کئی دن آپ

نے سرحد میں ایک پہاڑی پر قیام کیا اور گوشہ نشین ہو کر عبادت وریاضیت میں مصروف رہے۔ چنانچہ اب بھی کوہ شیخ بودین بہاؤالدین کہتے ہیں۔ وہاں سے ملتان تشریف لائے۔آپ کی تبلیغ کی بدولت ملتان ومضافات سندھ بلوچستان کے ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

معمولات ﴾ ایک رکعت میں مکمل قرآن پاک ختم فرمایا کرتے آپ عبادت اور ریاضت کے مشاغل مصروف رہتے۔قرآن پاک کی تلاوت کو بڑی اہمیت دیتے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ خلفاء کی محفل میں جلوہ افروز تھے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو دو رکعت نماز کے دوران ایک رکعت میں کلام پاک مکمل کرلے۔ حاضرین چپ رہے پھر خود ہی نماز کیلئے کھڑے ہو گئے اور دو رکعت نماز کی نیت کر کے پہلی ہی رکعت میں پورا قرآن سنا دیا۔ حضرت شیخ ملتانی کو ظاہری نمود ونمائش اور دُنیوی اغراض ومقاصد سے سخت نفرت تھی آپ دولت کے معاملے میں ہمیشہ بے پرواہ اور بے نیاز رہے ایک روز خادم سے کہا کہ جاؤ صندوق سے پانچ ہزار دینار لے آؤ، خادم نے رقم کو ہر چند تلاش کیا مگر صندوق نہ مل سکا وہ مایوس ہو کر واپس آیا اور کہا رقم والا صندوق نایاب ہے آپ نے اس اطلاع پر الحمدللہ فرمایا تھوڑی دیر بعد خادم نے صندوق کے ملنے کی خبر سنائی تو آپ نے دوبارہ فرمایا الحمدللہ، حاضرین مجلس نے شیخ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار کیا کہ دونوں صورتوں میں الحمدللہ کہنے کے کیا اسرار ورُموز ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا فقیروں کیلئے دُنیا کا موجود وعدم دونوں یکساں ہیں۔ان کو کسی چیز کے آنے پر نہ خوشی وانبساط محسوس ہوتی ہے اور نہ اُس کے کھو جانے پر حزن وملال آتا ہے۔

﴿ خدمت خلق کا بے مثال کارنامہ ﴾

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ مخلوق خدا کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے حاکمانِ وقت سے بھی تعاون فرماتے تھے ایک دفعہ ملتان کو سخت قسم کے قحط سے دوچار ہونا پڑا۔ والی ملتان کو اناج کی شدید قلت محسوس ہوئی چنانچہ شیخ نے وافر مقدار میں اناج اور دوسرا سامان روانہ کیا جب اناج والی ملتان کے پاس پہنچا اسے کھولا گیا تو اس میں چاندی کے سکے بھرے ہوئے سات کوزے برآمد ہوئے حاکم ملتان نے اس کی خبر آپ کو دی تو جواب دیا ہمیں اس بات کا علم ہے، ہم نے اناج کے ساتھ انہیں بھی بخشتایوں آپ نے مخلوق خدا کی خدمت کے لیے بے مثال کارنامہ سرانجام دیا۔

وصال کا حال ﴾ آپ کے وصال باکمال کے متعلق مشہور ہے کہ آپ اپنے حجرۂ عبادت میں ذکر واذکار اور اوراد ووظائف میں مصروف تھے حجرہ کے باہر نورانی چہرہ والے ایک بزرگ ظاہر ہوئے آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ صدرالدین کو ایک سرِ بمہر ایک لفافہ دیا انہوں نے وہ خط اپنے والد گرامی کی خدمت میں پہنچایا۔اول تو وہ خط کے عنوان سے متحیر ہوئے۔ باہر نکلے تو بزرگ کو غائب پا کر اور زیادہ متعجب ہوئے۔ حضرت غوث بہاؤالحق نے خط پڑھتے ہی اپنی جان جانِ آفریں کے

سپرد کر دی اور ایک صدا بلند ہوئی ’’دوست بدوست رسید‘‘ یعنی دوست اپنے دوست کے پاس پہنچا۔ آپ کے سن وصال میں اختلاف ہے۔ مختلف روایات کے مطابق ۶۶۲ھ ۶۶۳ھ ۶۴۔ ۶۶۵ھ میں آپ کا وصال شریف ہے ایک روایت کے مطابق ۷ اصفر المظفر ۶۶۶ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۲۶۷ء میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک ملتان میں مرجع خلائق ہے۔

﴿حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ﴾

آپ پٹھانوں کے جعفر خانی قبیلہ کے فرد ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء گڑگوجی ضلع لورالائی کے مقام پر ہوئی۔ آپ کے والد گرامی زکریا بن عبدالوہاب بن عمر بن خان محمد اور والدہ ماجدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔

تعلیم﴾ آپ حصول علم کے لیے کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حاضر ہو کر مکمل عربی درسیات کی تعلیم حاصل کی۔

بیعت﴾ دوران تعلیم ۱۵ سال کی عمر میں حضرت قبلہ عالم نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ چشتیاں شریف (ضلع بہاولنگر) کے مرید ہوئے آپ سے علوم باطنی اور منازل سلوک طے کیا۔ حضرت مرشد کریم نے اپنے وصال سے دو دن قبل سلاسل عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی آپ پر مرشد کریم کی خاص نظر تھی۔

تونسہ شریف میں آمد﴾ حضور قبلہ عالم کے وصال شریف سے چھ ماہ تک آپ مزار پر انوار پر معتکف رہے۔ بعد ازاں تونسہ شریف میں خانقاہ کا قیام عمل میں آیا زائرین، طالبین طریقت، علماء کرام اور طلباء کے لیے ایک وسیع لنگر خانہ قائم فرمایا۔ وقت کے بہت بڑے متبحر عالم دین تھے لاکھوں گم گشتگان راہ کو راہ ہدیت پر لا کھڑا کیا۔

وصال شریف﴾ ۷ صفر ۱۲۶۷ھ کو طلوع فجر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کا عالیشان مزار تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے۔

﴿تاجدار گولڑہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ قدس سرہٗ﴾

نام ونسب اور ولادت﴾ آپ کا اسم گرامی مہر شاہ تھا جسے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مہر علی شاہ رکھا پھر چاردانگ عالم میں اسی نام سے مشہور ہوئے آپ رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ ۱۸۵۹ء میں حضرت سید نذر الدین ابن حضرت سید روشن الدین کے گھر گولڑہ شریف راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔

پیر مہر علی شاہ گولڑوی ولی کامل، عالم باعمل عارف باللہ پنجابی، فارسی، کے ہر دلعزیز شاعر بھی تھے جن کے عارفانہ کلام کو پڑھ اور سن کر سرشاری طاری ہو جاتی ہے۔ قبلہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کی ذات والا صفات بڑی ممتاز اور نمایاں ہے۔ آپ کے

والد گرامی کا اسم مبارک سید نذر دین شاہ اور دادا کا جان کا اسم گرامی سید غلام شاہ تھا۔ آپ کا سلسلہ نسبت پچیس واسطوں سے غوث اعظم السید میراں محی الدین ابی محمد عبدالقادر جیلانی ﷺ شہنشاہ بغداد تک پہنچتا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت معصومہ بنت سید بہادر شاہ ابن سید شیر شاہ کا سلسلہ نسب بھی پچیس واسطوں سے سید غوث الاعظم تک جا پہنچتا ہے۔ آپ کے پر دادا پیر سید روشن دین اور ان کے چھوٹے بھائی پیر سید رسول شاہ کو خطہ پوٹھوہار کی ولایت باطنی پر مامور کیا گیا تھا لہٰذا وہ اپنے آبائی وطن ساڑھورہ ضلع انبالہ (بھارت) سے نقل مکانی کر کے گولڑہ میں آباد ہوئے جو اس دور میں غیر معروف علاقہ تھا یہاں سکھوں کا قلعہ تھا جس کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ ابتدائی دور میں سکھوں کی زیادتی اور مقامی لوگوں کے حسد اور بغض کا نشانہ بنے لیکن بہت جلد سکھوں کی حکومت ختم ہوگئی اور مقامی لوگ بھی آہستہ آہستہ اس خاندان کے قریب آتے گئے اور معتقد ہوتے گئے۔

تحصیل علم ﴾ آپ نے بچپن ہی میں حصول تعلیم کیلئے بھرپور توجہ دی۔ اردو، فارسی کی تعلیم خانقاہ میں حاصل کی۔ قرآن پاک ناظرہ پڑھا مگر حافظہ اس قدر بلا کا تھا ناظرہ پڑھتے پڑھتے حفظ بھی ہو جاتا تھا۔ آپ نے مزید تعلیم موضع بھوئی اور بعد ازاں قصبہ انگہ ضلع سرگودھا میں مولانا سلطان محمود سے حاصل کی پھر تکمیل تعلیم کیلئے علی گڑھ تشریف لے گئے اور وہاں مولانا لطف اللہ کے حلقہ درس میں اڑھائی سال تک تحصیل علم میں مصروف رہے مولانا اپنے وقت کے استاد اکامل مانے جاتے تھے آپ نے قرآن مجید اور صحاح ستہ کی سندیں عطا فرمائیں پھر آپ سہارن پور میں شیخ الحدیث مولانا احمد علی کے درس میں شامل کتب الحدیث کی سند حاصل کی اور پھر وہاں سے واپس گولڑہ تشریف لائے۔

شادی ﴾ آپ 25 سال کی عمر میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے (بیس سال) کی عمر میں گولڑہ شریف میں مدرسہ قائم کیا اور درس حدیث دیتے رہے آپ اپنے خاندان کے ایک بزرگ سید فضل دین شاہ صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے پھر خواجہ شمس الدین سیالوی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے۔

حج کی سعادت ﴾ 1307ھ میں حج بیت اللہ کیلئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے وہاں نامی گرامی علماء سے ملاقاتیں ہوئی جو مدت مدید سے وہاں پر مقیم تھے جن میں حاجی رحمت اللہ مہاجر مکی، قاری عبداللہ مکی، قاری احمد، قاری عبدالرحمٰن الہ آبادی، قاری عبدالرحمٰن جونپوری اور استاد العلما مولانا محمد غازی یہ سب علما اصلاً ہندوستان کے رہنے والے تھے لیکن 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران عرب شریف ہجرت کر گئے تھے یہ تمام علماء آپ کے علم اور بصیرت کے معترف ہو گئے۔ مولانا محمد غازی، قاری عبداللہ اور ان کے فرزند قاری احمد، قاری عبدالرحمٰن جونپوری، قاری عبدالرحمٰن الہ آبادی نے اپنی باقی زندگی یہیں گولڑہ میں گزار دی حضرت پیر مہر علی شاہ طبعاً شاعر تھے اس لئے دلی جذبات شعر کے لباس میں وارد ہوتے تھے جسے

ارادت مند فوراً لکھ کر محفوظ کر لیتے تھے۔ مدینہ منورہ کے سفر کے دوران رہزنوں کی وجہ سے نماز کو مختصر کرنے کیلئے سنتیں چھوڑ دیں اور اسی مقام جس کا نام وادی حمرا تھا آنکھ لگ گئی تو دیکھا کہ مراقبے کی حالت میں دوزانوں بیٹھے ہیں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں آل رسول کو سنت رسول ترک نہیں کرنی چاہیے حضرت پیر فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس کی دونوں پنڈلیوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر نالہ وفغاں کرتے ہوئے" الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ" کہنا شروع کر دیا اور مدہوشی میں عرض کی کہ حضور کون ہیں جواب میں فرمایا اہل رسول کو سنت ترک نہیں کرنی چاہیے اس حالت میں آپ پُر کیف وسرور جو کیفیت طاری ہوئی تو اس کے نتیجے میں نعتیہ غزلیں وارد ہوئیں جن میں سے ایک کا قطع یہ ہے۔

من ندانم بادہ ام یا بادہ رہنمانہ ام عاشق شوریدہ ام یا عشق یا جانانہ ام

فارسی کے علاوہ پنجابی میں جو نعت آپ نے لکھی اسے ادب کی دنیا میں عظیم شاہکار کی حیثیت حاصل ہے جو بھیم پلاسی اور اساوری میں گائی جاتی ہے اور اکثر علما بھی اپنی تقریر کے دوران یہ عارفانہ کلام پڑھتے رہتے ہیں۔اس کے چند اشعار کچھ اس طرح ہیں

اَج سک متراں دی ودھیری اے کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے اَج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چندر بدر شعشانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہین مدھ بھریاں
لباں و سرخ آکھاں کہ لعل یمن چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

بلاشبہ یہ اولیاء کاملین ملک وملت اور قوم کیلئے نور کا مینارہ ہوتے ہیں جن کے علم وعرفان، زہد، تقویٰ اور عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی ضیا پاشیوں نے جنگل کو منگل بنا دیا اس نور کی کرنوں نے دور دور تک اندھیروں کو اجالوں میں بدل دیا۔ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ ولی کامل تھے اور فصاحت وبلاغت کے دریا تھے۔ عشق مصطفیٰ اور سنت نبوی ہی ان کی زندگی کا مقصد تھا ساری زندگی دین کی سربلندی اور عام لوگوں کی رہنمائی کرتے کرتے گزار دی، آپ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبان کے قادر الکلام شاعر تھے آپ نے مثنوی میں فنا وبقا کی حقیقت اور وحدت الوجود کا مسلک بیان فرمایا، آپ کا سارا

کلام اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور محبت سے لبریز عمدہ شاہکار اور رہنمائی کا منبع ہے جس سے لاکھوں، کروڑوں عوام الناس مستفید ہو رہے ہیں اور یہ چشمہ فیض جاری ساری ہے۔

﴿فتنہ قادینت کی سرکوبی﴾

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم کارہائے نمایاں میں سے فتنہ قادیانی کی سرکوبی ہے جب حکومت برطانیہ کی سرپرستی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا بیہودہ جنود سے دنیوی مال ومتاع حاصل کر کے اہل اسلام کو خوب پریشان کیا مناظروں کے چیلنج دیے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں مدینہ منورہ میں تھے اور وہیں مستقل قیام کا ارادہ تھا کہ خواب میں نانا کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیدار عطاء فرما کر حکم دیا کہ ہند میں جا کر قادینت کا خاتمہ کرو چنانچہ فوراً واپس ہوئے اور غلام احمد قادیانی کے چیلنج کو قبول کیا اور لاہور میں میدان مناظرہ لگا آپ کئی دن انتظار کرتے رہے مگر قادیانی اپنی شکست مان کر میدان میں ہی نہ آیا آپ نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ واصل جہنم ہوا۔

﴿آخری دس سال اور وصال شریف﴾

آپ عمر کے آخری دس سال میں بہت ہی کم گفتگو فرماتے اور سفر کرنا ترک فرما دیا۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء سے تو آپ عالم استغراق رہے۔ کھانا پینا ترک فرما دیا کبھی کبھی کوئی بات فرما لیتے آخری چھ سال تو عالم استغراق کا غلبہ رہا آخر ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء کو آپ کا وصال ہوا گولڑہ شریف (اسلام آباد) میں آپ مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔ جہاں آٹھوں پہر خلق کا ہجوم رہتا ہے قرآن خوانی اور درود شریف اور اوراد وظائف کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

احباب سے اپیل ہے

ہماری حضرت والدہ ماجدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ (وفات ۲ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ) کے سالانہ ختم شریف صفر المظفر میں ہوتا ہے احباب سے گذارش ہے کہ ختم قرآن پاک، درود شریف، کلمات حسنات طیبات وطاہرات پڑھ کر آپ بھی ان کے لیے ایصال ثواب فرمائیں۔

(عرض گذار محمد عطاء الرسول اویسی، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور)

مدینہ منورہ جانے والے کیا نیت کریں؟

فقیر احباب طریقت کی دعوت پر دبئ آیا تو یہاں سے مدینہ منورہ کی حاضری قصد ہے ایک سوال آیا کہ مدینہ شریف کا سفر مسجد نبوی جانے کی نیت سے کیا جائے یا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی نیت سے، کیا صحیح ہے؟ اس کے بارے میں قرآن وحدیث میں ہمیں کیا ہدایات ملتی ہیں؟ ان دنوں یہ سوال اس لئے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ عرب امارات سے جانے والے حجاج ومعتمرین پہلے مدینہ شریف جا رہے ہیں لہٰذا تشفی بخش جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب ﴾ دراصل اس طرح کے سوالات نجدی وہابی تحریک کے بعد شروع ہوئے ورنہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہربار میں حاضری سنت مؤکدہ قریب الواجب ہے اور تقرب الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

قرآن کریم وحدیث شریف میں اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا٥'' (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت 64)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

احادیث مبارکہ میں بھی دربار اقدس کی حاضری سے متعلق بہت تاکید فرمائی گئی ہے اور اس پر شفاعت کی بشارت دی گئی ہے جیسا کہ حدیث شریف ہے

''مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ''

جس نے میرے روضہ اقدس کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(سنن الدارقطنی کتاب الحج، باب المواقیت، حدیث نمبر ۲۶۵۸، الجزء الثانی، الصفحۃ ۵۳۱، دار المعرفۃ بیروت)

☆ اور شعب الایمان للبیہقی میں یہ حدیث پاک بھی ہے۔

''من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیامۃ''

(الجامع لشعب الایمان، کتاب الخامس والعشرون من شعب الایمان وھو باب فی المناسک، باب فضل الحج والعمرۃ، حدیث ۳۸۵۶، الجزء السادس، الصفحۃ ۴۸، مکتبۃ الرشد الریاض)

جس نے قصد وارادہ کے ساتھ میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے دامن رحمت میں ہوگا۔

☆معجم کبیر طبرانی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاد ہے۔

"من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی"

جس نے حج کیا اور میرے روضہ اقدس کی زیارت کی وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ،مجاهد عن ابن عمر ،حدیث ۱۳۴۹۷ ،الجزء الثانی عشر ،الصفحة ۴۰۷ ،مکتبة ابن تیمیة القاهرة)

☆مسند امام احمد، مستدرک علی الصحیحین، مجمع الزوائد اور سبل الہدی والرشاد وغیرہ میں موجود ہے

"عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی صَالِحٍ قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْماً فَوَجَدَ رَجُلاً وَاضِعاً وَجْهَهٗ عَلَی الْقَبْرِ فَقَالَ اَتَدْرِی مَا تَصْنَعُ؟ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُو اَیُّوبَ فَقَالَ نَعَمْ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یَقُوْلُ لَا تَبْکُوا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَهْلُهٗ وَلٰکِنِ ابْکُوا عَلَیْهِ اِذَا وَلِیَهٗ غَیْرُ اَهْلِهٖ.

ترجمہ: سیدنا داود بن ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ ایک دن مروان نے دیکھا کہ ایک صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اطہر پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہیں، مروان کہنے لگا تم کیا کر رہے ہو؟ جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ وہ (میزبان رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، آپ نے فرمایا ہاں! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم دین پر مت رو، جب اس کا اہل اس کا حکمران ہو البتہ اس وقت دین پر رو جب کوئی غیر اہل اس کا حکمران ہو۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی ایوب الانصاری رضی الله عنه، حدیث ۲۳۴۲۸ ،الجزء التاسع، الصفحة ۵۷۶ ،دار الکتب العلمیة بیروت)

رہا وہابیہ کا مدینہ منورہ میں زیارت روضہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودیگر محبوبان خدا کے مزارات کی زیارت کے جانے کو نا جائز کہنا جس پر وہ صحیح بخاری کی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد مبارک

"لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَاِلٰی مَسْجِدِی

ھٰذَا

''سفر نہ کیا جائے، مگر تین مساجد کی طرف، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد'' پیش کرتے ہیں تو اس کا جواب محدثین کرام فقہاء امت نے بڑے واضح اور محقق انداز سے یوں دیا ہے کہ اس حدیث پاک کا یہ مفہوم نہیں کہ مذکورہ تین مساجد کے علاوہ کسی مقام کا سفر کرنا ناجائز ہے، بلکہ اس کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ زیادہ ثواب کی نیت سے مذکورہ تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کے لئے سفر جائز نہیں کیونکہ ان مساجد کے علاوہ باقی مساجد کا ثواب سفر کی صورت میں برابر ہے اور مقامی مساجد کے درمیان فضیلت میں درجہ بندی پائی جاتی ہے۔

☆ چنانچہ مجمع الزوائد میں مسند احمد کے حوالے سے حدیث پاک ہے

حَدَّثَنِي شَهْرٌ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ، وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ صَلَاةٌ فِي الطُّورِ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " :لَا يَنْبَغِي لِلْمَصَلِّيْ أَنْ تُشَدَّ رِحَالُهُ إِلَى مَسْجِدٍ يُبْتَغَى فِيهِ الصَّلَاةُ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي هَذَا

(مجمع الزوائدومنبع الفوائد ،کتاب الحج ،باب قوله لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد، حديث ۵۸۵۰، الجزء الثالث، الصفحة ۱۰۵، دار الكتب العلمية بيروت)

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ آپ کے پاس کوہ طور پر نماز پڑھنے کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد حرام، مسجد اقصی اور میری اس مسجد کے علاوہ کسی مسجد کی طرف نماز پڑھنے کے ارادہ سے سفر نہ کیا جائے۔

شارح صحیح بخاری، صاحب فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث پاک کا زیارت مقدسہ کے ارادہ سے سفر کرنا جائز نہیں مراد لینے کو غلط قرار دیتے ہوئے لکھا ہے

''لا سبيل إلى الاول لإفضائه إلى سد باب السفر للتجارة وصلة الرحم وطلب العلم وغيرها فتعين الثاني ، والأولى أن يقدر ما هو أكثر مناسبة وهو لا تشد الرحال إلى مسجد للصلاة فيه إلا إلى الثلاثة ، فيبطل بذلك قول من منع شد الرحال إلى زيارة القبر الشريف وغيره من قبور الصالحين والله اعلم''

(فتح الباری لابن حجر ،باب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة الجزء الثالث، الصفحة ۵۴، بالطبعة الكبرى الميرية ببولاق مصر)

ترجمہ: حدیث پاک سے زیارت مقدسہ ناجائز ہونے کا معنی لینا درست نہیں کیونکہ ایسی صورت میں تجارت، صلہ رحمی، طلب علم اور دوسرے اغراض کے لئے سفر کرنا جائز نہ ہوگا بہتر معنی یہی ہیں کہ کسی مسجد کا سفر اس میں نماز ادا کرنے کی نیت سے کرنا جائز نہیں سوائے تین مساجد کے، اس سے ان لوگوں کا کہنا غلط قرار پاتا ہے جو روضۂ اطہر کی زیارت مقدسہ اور صالحین کے مزارات کی زیارت کو ممنوع کہتے ہیں۔

شارحین حدیث اور ائمہ امت نے صحیح بخاری کی مذکورہ حدیث پاک کا یہ مفہوم بیان نہیں کیا کہ زیارت مقدسہ کے ارادہ سے سفر کرنا جائز نہیں بلکہ زیارت مقدسہ کی ترغیب والی احادیث شریفہ کی وجہ اسے بلا اختلاف محبوب و پسندیدہ قرار دیا جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

فانها من أفضل الأعمال و اجل القربات الموصلة الى ذى الجلال وأن مشروعيتها محل اجماع بلا نزاع والله الهادى الى الصواب

(فتح البارى لابن حجر، باب فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة الجزء الثالث، الصفحة ۵۴، بالطبعة الكبرى الميرية ببولاق مصر)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت مقدسہ نہایت فضیلت والا عمل اور قرب الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ زیارت مقدسہ بالاتفاق جائز ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حدیث میں مساجد کا ذکر ہے نہ کہ مزارات کا اس حدیث کے حوالہ سے مزید تفصیلات میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف "لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد کی تحقیق" میں دیکھیں۔

بلکہ سیدی امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان نے بات ہی ختم کر دی کہ

ان کے طفیل رب نے حج بھی کرادیئے
اصل الاصول حاضری اس پاک در کی ہے

واللہ اعلم بالصواب

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

حال دیرہ دبئی متحدہ عرب امارات

۲۱ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ جمعۃ المبارک

مکہ شریف میں مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ

لندن (قدرت نیوز) مغربی میڈیا میں کچھ عرصہ قبل یہ خبریں منظر عام پر آئیں کہ سعودی عرب میں متعدد مقدس مقامات کو شہید کر کے ان کی جگہ نئی عمارات اور محلات تعمیر کرنے پر غور وخوض کیا جا رہا ہے جس پر ساری مسلم دنیا میں اضطراب اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اب ایک دفعہ پھر صحافت کی دنیا میں ممتاز مقام رکھنے والے برطانوی اخبار دی انڈیپنڈنٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ مکۃ المکرمہ میں پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے پیدائش کو شہید کر کے اس کی جگہ اربوں ڈالر کی لاگت سے ایک عظیم الشان شاہی محل تعمیر کرنے کا منصوبہ بنالیا گیا ہے۔ اخبار نے یہ دعویٰ امریکی دار الحکومت میں قائم تحقیقی ادارے گلف انسٹی ٹیوٹ کے حوالے سے کیا ہے اور مزید کہا ہے کہ آزاد ذرائع سے بھی اس منصوبے کی موجودگی کی تصدیق کی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نیا محل سعودی فرمانروا کیلئے تعمیر کیا جائے گا تاکہ وہ جب کبھی مکۃ المکرمہ کے دورے پر آئیں تو یہاں قیام کرسکیں۔ گلف انسٹی ٹیوٹ کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مسجد الحرام کے ارد گرد واقع 95 فیصد مقدس عمارتوں کو شہید کیا جا چکا ہے اور ان کی جگہ پر تعیش ہوٹل، اپارٹمنٹ اور شاپنگ پلازے بن چکے ہیں (یا بنائے جا رہے ہیں) جبکہ برطانیہ میں قائم اسلامک ہیریٹیج ریسرچ فاؤنڈیشن کے ڈاکٹر عرفان علاوی کے اخبار میں شائع شدہ بیان کے مطابق پچھلے ہفتے 500 سال پرانے ان ستونوں کو تباہ کر دیا گیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر معراج کی یادگار کے طور پر سلطنت عثمانیہ کے دور میں تعمیر کئے گئے تھے۔ سعودی حکومت اس سے پہلے اس نوعیت کی خبروں کی تردید کر چکی ہے۔

(روزنامہ ''قدرت'' کراچی 14 نومبر 2014)

حضرت دلبر سائیں کی آمد

سندھ کے معروف روحانی پیشوا اہلسنت کے عظیم عالم دین حضرت علامہ الحاج محمد کرم اللہ الہی سجادہ نشین درگاہ ماتلی شریف ۳۰ دسمبر 2014 بروز منگل جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور تشریف لائیں گے۔

یوم رضا

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت پروانۂ شمع رسالت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی خدمات پر انہیں خراج پیش کرنے کے ۱۵ صفر المظفر کو دربار حضور فیض ملت جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں تقریب سعید کا اہتمام ہوگا۔

عثمانی دور میں مسجد نبوی کی تعمیر عقیدت کی معراج ہے

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ اپنی کتاب ''تعمیر مسجد نبوی'' میں ایک عقیدت بھری بات لکھتے ہیں

یقین کریں کہ عثمانی دور میں مسجد نبوی کی تعمیر تعمیرات کی دنیا میں محبت اور عقیدت کی معراج ہے، ذرا پڑھئے اور اپنے دلوں کو عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور کریں۔

ترکوں نے جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ارادہ کیا تو انہوں نے اپنی وسیع عریض ریاست میں اعلان کیا کہ انہیں عمارت سازی سے متعلق فنون کے ماہرین درکار ہیں، اعلان کرنے کی دیر تھی کہ مہارین تعمیرات نے اپنی خدمات پیش کیں، سلطان کے حکم سے استنبول کے باہر ایک شہر بسایا گیا جس میں اطراف عالم سے آنے والے ان ماہرین کو الگ الگ محلوں میں بسایا گیا، اس کے بعد عقیدت اور حیرت کا ایسا باب شروع ہوا جس کی نظیر دنیا میں ملنا مشکل ہے، خلیفہ وقت جو دنیا کا سب سے بڑا فرمانروا تھا، خود شہر میں آیا اور ہر شعبے کے ماہر کو تاکید کی کہ اپنے ذہین ترین بچے کو اپنا فن اس طرح سکھائے کہ اسے یکتا و بے مثال کر دے، اس اثناء میں ترک حکومت اس بچے کو حافظ قرآن اور شہسوار بنائے گی۔ دنیا کی تاریخ کا یہ عجیب وغریب منصوبہ کئی سال جاری رہا 25 سال بعد نوجوانوں کی ایسی جماعت تیار ہوئی جو نہ صرف اپنے شعبے میں یکتائے روزگار تھے بلکہ ہر شخص حافظ قرآن اور باعمل مسلمان بھی تھا یہ تقریباً 500 لوگ تھے، اسی دوران ترکوں نے پتھروں کی کانیں دریافت کیں، جنگلوں سے لکڑیاں کٹوائیں، تختے حاصل کیے گئے اور شیشے کا سامان بہم پہنچایا گیا، یہ سارا سامان شہرِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچایا گیا تو ادب کا یہ عالم تھا کہ اسے رکھنے کے لیے مدینہ سے دور ایک بستی آباد کی گئی تا کہ شور سے مدینہ منورہ کا ماحول متاثر نہ ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے اگر کسی کٹے ہوئے پتھر میں ترمیم کی ضرورت پڑتی تو اسے واپس اسی بستی بھیجا جاتا۔ ماہرین کو حکم تھا کہ ہر شخص کام کے دوران باوضو رہے اور درود شریف اور تلاوت قرآن میں مشغول رہے، حجرہ مبارک کی جالیوں کو کپڑے سے لپیٹ دیا گیا کہ گرد غبار روضہ پاک کے اندر نہ جائے، ستون لگائے گئے کہ ریاض الجنتہ اور روضہ پاک پر مٹی نہ گرے، یہ کام پندرہ سال تک چلتا رہا اور تاریخ عالم گواہ ہے ایسی محبت ایسی عقیدت سے کوئی تعمیر نہ کبھی پہلے ہوئی اور شاید کبھی بعد میں نہ ہو۔ (تعمیر مسجد نبوی شریف)

سبحان اللہ، صلو علی الحبیب

''صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم''

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی اور علمائے شام

از: عتیق الرحمٰن رضوی نوری مشن مالیگاؤں

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات محتاج تعارف نہیں، آپ کے علم وفضل کا ڈنکا نہ صرف برصغیر ہند وپاک میں بجتا ہے بلکہ عرب وعجم یورپ، امریکا وافریقہ کی علمی وادیوں اور عالمی دانش گاہوں میں بھی آپ کی تحقیقی وتجدیدی خدمات کو سراہا جاتا ہے۔ آپ کے دینی، سائنٹفک نظریات کی تائید وحمایت کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں دنیائے رضویات کو ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے احسانات سے انکار نہیں، پروفیسر صاحب کی بیش بہا کاوشوں اور محنتوں سے امام احمد رضا پر عالمی جامعات اور دانش کدوں میں تحقیقات کی راہیں ہموار ہوئیں، نئے نئے ابواب وا ہوئے۔

امام احمد رضا کی شخصیت فخرِ اہل سنن ہے۔ وہ جامع الکمالات تھے، مجموعۂ خوباں تھے، جامع الحیثیات تھے، ماہرِ علوم عقلیہ ونقلیہ، شرقیہ وغربیہ تھے، تفسیر، حدیث، فقہ میں بے مثال۔ نحو، صرف، تجوید، تصوف، سلوک، لغت، شاعری وادب، ہندسہ، ریاضی، حساب، تاریخ، فلسفہ وسائنس، علم ہیئت، نجوم، جفر میں یکتائے روزگار تھے۔ علم مناظرہ، منطق، جبر ومقابلہ، اقتصادیات ومعاشیات، ارضیات، طب، جغرافیہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ یہ باتیں محض عقیدت کی بنیاد پر نہیں کہی گئیں۔ حسد کی عینک اُتاریں اور تصانیفِ رضا کا مطالعہ کریں۔ مطالعہ کرنے والے امام احمد رضا کو پڑھ رہے ہیں اور اپنے سر دُھن رہے ہیں۔ لوگوں نے انہیں کیا بتایا وہ کیا تھے۔ حاسدین نے انہیں بدنام کرنے کی سعی ناکام کی مگر

سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا   نام روشن اے رضا جس نے تمہارا کر دیا

1323ھ کو جب امام احمد رضا دوسرے سفر حج پر تشریف لے گئے اس موقع پر علامہ شیخ کمال صالح مکی علیہ الرحمہ نے علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق کچھ سوالات جو معترضین کی طرف سے آئے تھے، آپ کی خدمت میں پیش کیے اور استفسار کے بعد فرمایا کہ جواب ایسا ہو کہ معترضین کے دانت کھٹے ہو جائیں آپ نے کم وبیش ۸ گھنٹے کی مدت میں برجستہ قلم برداشتہ "الدولة المكية بالمادة الغيبية" تحریر فرمایا۔ جس میں علوم مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والثناء پر مدلل، تحقیقی گفتگو کی گئی۔ جسے اسی شب شریف مکہ کی محفل میں عالم اسلام سے آئے ہوئے علما کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا۔ نصف کتاب کی سماعت کے بعد محفل برخاست ہوئی، بقیہ حصہ دوسری شب سُنایا گیا۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کے اثبات پر قلم برداشتہ کئی سو صفحات پر اس تحقیقی جواب پر جلیل القدر علماء نے تقریظات اور تصدیقات تحریر

فرمائیں، جن کی تعداد پروفیسر مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمہ کے مطابق ۲۵۰ کے لگ بھگ ہیں۔ اس پر زینت البلاد شام کے درجنوں علما کی تقریظات و تصدیقات بھی ہیں۔ یہاں علمائے شام کے گراں قدر تاثرات پیش کیے جا رہے ہیں، جس سے آپ کی دنیائے عرب میں مقبولیت اور شہرت کا پتہ چلتا ہے۔

شیخ امین السفر جلانی دمشقی علیہ الرحمہ

شیخ صاحب علومِ دینیہ کے ماہر، مشہور عربی شاعر اور دمشق کی مرکزی جامع مسجد السنجقدار کے امام و مدرس تھے۔ المنظومیة المترهیه فی الاصول الفقهیه، عقود الاسانید فی مصطلح الحدیث وغیرہ مشہور عربی کتابیں ہیں، آپ کا وصال 1335ھ/ 1916ء کو دمشق میں ہوا۔

الدولۃ المکیہ پر اپنے تاثرات کچھ یوں فرماتے ہیں:

میں نے اہم کتاب (الدولة المكيه) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی مؤید... رسالہ مذکورہ مؤلف علامہ مرشد فہامہ شیخ احمد رضا خاں ہندی کی عظمت شان پر گواہی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے جھنڈے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے۔ آمین (14 صفر 1322ھ/ 1914ء)

(امام احمد رضا اور علمائے شام، صفحہ 4 مطبوعہ کراچی)

شیخ محمد امین دمشقی علیہ الرحمہ

امام وقت، صوفی کامل، فقیہِ عصر امام محمد امین بن محمد الدمشقی معروف سوید رحمۃ اللہ 1273ھ/ 1855ء میں دمشق کے ایک تجارت پیشہ خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا سفر حج میں انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی اکابرین و مشاہیرین وقت سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ معروف اساتذہ میں شیخ الخطیب، شیخ سلیم العطار، شیخ عیسیٰ الکردی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم کا اسم گرامی آتا ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے دوران مملکتِ عثمانیہ نے آپ کو "الکلیة الصلاحیته القدس الشریف" (فلسطین) میں منصب قضاۃ اور مدرسین کی تربیت کے لیے متعین کیا مگر حکومتِ عثمانیہ کے زوال کے باعث انگریز حکومت نے اس یونیورسٹی کو بند کر دیا۔ بعد ازاں آپ دمشق واپس آگئے" المجمع العلمی العربی" ادارہ میں فروغ زبان عربی کے اہم کام پر معمور رہے۔ اس کے علاوہ ملکِ شام کے مشہور جامعات میں آپ کو درس و تدریس کا شرف رہا۔ آپ فرماتے ہیں

علامہ کبیر، فہامہ شہیر، محقق و مدقق کامل شیخ احمد رضا کاں کی تالیف الدولة المكية بالمادة الغيبيه مطالعہ کی۔ میں نے

اسے ایک ایسا عظیم الشان سایہ دار درخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چمن جو عقائد اہل ایمان کا نچوڑ ہے بے شک علم ذاتی محیط اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے ناآشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائز اور واقع ہونے میں کوئی شک نہیں یہ علم ذاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر موقوف ہے۔ تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو آپ کے لیے خاص ہیں، اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے آشنا ہیں۔ (16 ربیع الثانی 1331ھ/1913ء) (ایضاً: ص 8)

علامہ شیخ سید محمد تاج الدین حسنی دمشقی علیہ الرحمہ (سابق صدر جمہوریہ شام)

حضرت علامہ صوفی شیخ محمد تاج الدین بن محمد بدرالدین بن یوسف الحسنی المراکشی ثم الدمشقی 1307ھ/1890ء دمشق میں پیدا ہوئے۔ علوم دینیہ والد محترم تاج العلما محمد بدرالدین علیہ الرحمہ سے حاصل کیے۔ عہد عثمانیہ میں شام کی پارلیمنٹ کے رکن رہے۔ 1335ھ/1916ء میں "اخبار شرق" کے چیف ایڈیٹر ہوئے۔ 1920ء میں محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ اوقاف و فتویٰ، شرعی عدالت اور حجازی خط کے دفاتر اسی محکمہ کے تحت تھے۔ 1941ء۔1943ء ملک شام کے صدر جمہوریہ کے معزز ترین عہدے پر فائز رہے۔ دمشق میں بروز پیر ۱۰ محرم الحرام 1362ھ/ 17 جنوری 1943ء کو وفات پائی۔

الدولۃ المکیہ میں اپنی تقریظ درج کرتے ہوئے ہوئے تحریر فرمایا:

1331ھ میں جب دمشق سے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لیے کہا گیا، چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطربانہ دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہوتے وقت دیکھتا ہے۔ میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت فشانی روشن ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مؤلف بڑے صاحب فضل مولانا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مشوں میں بہترین اور قدر و منزلت والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے۔ میں نے چند وجوہات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا پہلی بات تو یہ کہ مؤلف کے اوصاف تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں۔ دوسری یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشک بار ہیں، اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔ (9 ربیع الثانی 1331ھ/1913ء) (ایضاً صفحہ 9)

شیخ محمد یحییٰ القلعی النقشبندی علیہ الرحمہ

آپ مملکتِ عثمانیہ کے لشکر میں شامل تھے۔ عظیم فقیہ، صوفی باصفا تھے۔ آپ کی تمام تر مشہور تصانیف میں "خطبہ فی الحث علی مساعدۃ المجاھدین" مشہور ترین ہے۔ آپ نے 1341ھ/1922ء میں وفات پائی۔ ان کی تاریخ وفات میں علماء دانشوران کا اختلاف ہے کچھ کے نزدیک 1337ھ ہے اور کچھ کا کہنا ہے کہ آپ کا وصال 1338ھ میں ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الدولۃ المکیہ پر اپنی ایمان افروز تقریظ میں فرماتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لیے آپ واسطۂ عظمیٰ ہیں۔ اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو۔ جاہل کو کیا پتہ؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے جمع فرمائے۔ (21 صفر 1327ھ/1909ء) (ایضاً صفحہ ۲۱)

شیخ محمد بن احمد رمضان شامی علیہ الرحمہ

حضرت شیخ محمد بن احمد رمضان شامی المدنی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے ممتاز ادیب تھے۔ آپ کے اشعار زبان زدِ عام وخاص تھے۔ آپ کی تصنیف میں "صفوۃ الادب، مناجات الحبیب فی الغزل والنسیب" اور شعری دیوان "تنبیہ الانام فی ترتیب الطعام" اور "مسامرۃ الادیب" مشہور ترین ہیں، ان کی تمام تصانیف مطبوعہ ہیں۔ 1340ھ/1921ء کے بعد وفات پائی۔

الدولۃ المکیہ پر اپنی گراں قدر آراء یوں رقم فرماتے ہیں

1331ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینۂ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا۔ میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان اور پختگی برہان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا۔ یہ حقیقت صاحب بصیرت اہل دل اور اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا جو عین حق ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علمائے اہل سنّت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سُن کر اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں (آمین)

یہ تو صرف بلادِ شام سے متعلق چند علماء کے تاثرات ہیں۔ امام احمد رضا دنیائے عرب میں مقبولیت کے اثرات کا تفصیلی

مطالعہ کے لیے امام احمد رضا اور علمائے عرب، امام احمد رضا اور علمائے مکۃ المکرمہ، امام احمد رضا اور علمائے شام، امام احمد رضا علمائے حجاز کی نظر میں وغیرہ کتابوں کو ملاحظہ فرمائیں۔ (بشکریہ الحاج علامہ غلام شبیر المدنی، مدینہ منورہ)

امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی ۲۴ رسائل وکتب کا مطالعہ کریں جو فقیر کے مضمون ''رضویات میں حضور فیض ملت کی خدمات'' میں درج ہیں (محمد فیاض احمد اویسی)

مزار فیض ملت پر عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے

حضرت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے عقیدتمندوں تلامذہ مریدین، منسلکین، متوسلین علماء کرام ومشائخ عظام حاضر ہوتے ہیں ماہ رواں میں آنے والی شخصیات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

☆ حضرت پیر طریقت سید خلیل الرحمٰن شاہ صاحب تشریف لائے۔

☆ جماعت اہلسنت بہاولپور ڈویژن کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت میں حضرت پیر طریقت علامہ سید ظفر علی شاہ شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ لودھراں، شیر پنجاب علامہ مفتی محمد اقبال چشتی (لاہور) امیر جماعت اہلسنت پنجاب تشریف لائے۔

☆ ۱۵ محرم الحرام بزم فیضان اویسیہ کے زیر اہتمام جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں درس تصوف ہوا حضرت علامہ خواجہ غلام قطب الدین فریدی سجادہ نشین گڑھی تشریف لائے اپنے خطاب میں انہوں نے تصوف میں حضور فیض ملت کی خدمات انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

☆ ۲۰ محرم الحرام کو حضرت صوفی عبدالستار نقشبندی کی کاوش پر پشاور سے حضرت پیر طریقت شاہ محمد احرار خلیفہ موہری شریف تشریف لائے خطاب جمعہ میں انہوں نے حضور فیض ملت کی دینی، تدریسی، تصنیفی خدمات پر انہیں سلام عقیدت پیش کیا

جبکہ ہر شب جمعہ اور ہر ماہ چاند کی ۱۵ تاریخ عصر تا مغرب دربار فیض ملت پر ختم خواجگان اور محفل ذکر ہوتی ہے۔

ہر جمعہ بعد نماز جمعہ قصیدہ بردہ شریف کے اشعار اجتماعی طور پڑھے جاتے ہیں فاتحہ خوانی کا اہتمام ہوتا ہے۔

☆ باب المدینہ (کراچی) کے دعوت اسلامی کے قافلے مسلسل درگاہ فیض ملت پر حاضر ہوتے رہتے ہیں۔

(محمد شہزاد اویسی)

سائنس اور اسلام

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری کی تصنیف ''سائنس اور اسلام'' کا پہلا حصہ مکتبہ غوثیہ کراچی نے شائع کیا جبکہ دوسرے حصہ کے مسودہ پر خادم اُویسی (باب المدینہ) کام کر رہے ہیں اسے بھی محترم محمد قاسم ہزاروی نے مکتبہ غوثیہ کراچی سے شائع کرنے کا وعدہ کیا ہے۔اسی حصہ دوم سے چند اکتسابات حاضر ہیں

لباس میں کالر کے نقصانات

آج کے مسلمانوں میں تہذیب جدید کی تمام برائیاں خرابیاں عیوب اور تمام نقائص ان کے اندر گھر کرتے چلے جارہے ہیں حالات زمانہ پر ایک سرسری نظر ڈالئے تو یہ حقیقت عیاں ہے کہ فیشن پرستی کی وبا عام ہو رہی ہے سنت طریقے کی جگہ بدقسمتی سے نئے فیشن اور خاص طور پر ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ ان باتوں اور کاموں میں پیش پیش ہے

ایک لباس کو ہی لے لیجئے کہ اس میں سوطرح کے فیشن نکال لئے گئے ہیں حالانکہ سنت کے مطابق لباس کے جہاں دینی فوائد ہیں وہاں دنیوی اور جسمانی فوائد بھی کثیر تعداد میں ہیں سنت کے مطابق لباس میں کالر کا استعمال ممنوع ہے لیکن جدید تہذیب نے کالر اور ٹائی کا استعمال کر کے اپنے آپ کو طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس قسم کے لباس سے مندرجہ ذیل بیماریوں کے وقوع پذیر ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

غدہ درقیہ (گردن میں اگلی طرف کا ابھار) جسم کے مختلف نظاموں کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیتا ہے۔اسی غدہ میں نقص ہونے کی وجہ سے آدمی کا قد اور نشوونما متاثر ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر کالر کا استعمال نہ ہوتا تو موجودہ نسل کے آدمیوں کے قد و قامت میں نمایاں فرق ہوتا اور وہ زیادہ مضبوط اور قد آور ہوتے۔

سرڈبلیو آربوتھ کہتے ہیں کہ تنگ کالر کا استعمال سر خصوصاً دماغ میں خون کی واپسی میں مزاحم ہوتا ہے یہاں شریانیں بہت باریک ہوتی ہیں اور ان پر زیادہ دباؤ کی صورت میں ان کے پھٹ جانے کا قوی احتمال ہوتا ہے اور جھکنے کی حالت میں یہ خطرہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔لندن کے ڈاکٹر سلیبی کی رائے ہے کہ کالر کا استعمال سانس کی آمد و رفت میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے۔ ہوا جب کاربن ڈائی آکسائیڈ لیکر باہر خارج ہونا چاہتی ہے تو کالر کی بندش اس کی راہ کو بند کر دیتی ہے اور یہ غلیظ ہوا تمام جسم کو گرم اور خون کو کثیف کر کے مسامات کو بند کر دیتی ہے۔

ڈاکٹر لوئی کونی جرمنی کا مشہور مفکر اور معالج گزرا ہے اس کے تمام تجربات میں ماہرین نے سفید لباس کو اہمیت دی ہے۔

زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانے کی طبی فوائد

مغربی سائنسدانوں نے ایک حالیہ تحقیق میں ثابت کیا ہے کہ کرسی میز کے بجائے زمین پر چٹائی وغیرہ بچھا کر کھانا کھانے سے صحت کیلئے بے پناہ فوائد حاصل ہوتے ہیں، اگرچہ ان فوائد کی فہرست بہت طویل ہے مگر چند ایک درج ذیل ہیں:

☆ زمین پر بیٹھ کر کھانے سے کھانا بہتر طور پر ہضم ہوتا ہے کیونکہ زمین پر بیٹھنے سے جسم زیادہ آرام دہ حالت میں ہوتا ہے۔

☆ زمین پر بیٹھ کر کھانے سے جلدی پیٹ بھرنے کا احساس ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے موٹاپے کا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔

☆ زمین پر بیٹھ کر کھانے سے آپ اپنے کھانے کے عمل پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اور غذا بہتر طور پر جزو بدن بنتی ہے۔

☆ اکٹھے بیٹھ کر کھانے کا مقصد بھی زمین پر بیٹھنے سے بہتر طور پر پورا ہوتا ہے کیونکہ سارا گھرانہ ایک دوسرے سے جڑ کر بیٹھ سکتا ہے۔

☆ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانے سے آپ کے کمر اور کندھوں کے عضلات صحت مند رہتے ہیں جس کی وجہ سے آپ چلتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے کمر اور کندھے سیدھے رکھتے ہیں۔

☆ یورپین جرنل آف پرہونیٹو کارڈیالوجی میں شائع ہونے والی تحقیق کے مطابق زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانے والے لوگ زیادہ لمبی زندگی پاتے ہیں۔

☆ اس طریقہ سے ٹانگوں اور کولہوں کے جوڑ خشکی اور کھنچاؤ سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانے سے دل کی صحت بہتر ہوتی ہے اور دوران خون بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں دل کی بیماریوں، خصوصاً ہارٹ اٹیک کا خدشہ بہت کم ہو جاتا ہے۔

داڑھی کے طبی فوائد

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) مسلمانوں میں 1400 سال سے پہلے سے داڑھی رکھنے کی خوبصورت روایت چلی آرہی ہے اور اب پہلی دفعہ جدید مغربی سائنس نے بھی اسکے بے شمار فوائد کو تسلیم کر لیا ہے۔ برطانیہ میں ڈاکٹر ایڈین مونٹی اور دیگر سائنسدانوں نے انسانی صحت پر داڑھی کے بے شمار مثبت اثرات دریافت کئے ہیں جن میں سے چند اہم کا ذکر درج ذیل ہے۔

☆ شیو کے دوران جلد پر زخم آنے سے فولی کلیٹس باربی نامی بیماری پیدا ہو جاتی ہے جس میں ایک بیکٹیریا جلد میں انفیکشن

پیدا کر دیتا ہے، داڑھی رکھنے سے یہ مصیبت قریب بھی نہیں آئی۔

☆ داڑھی اور مونچھوں کے بال گرد و غبار اور پولن ذرات کو اپنی طرف کھینچ کر ناک اور نظام تنفس میں جانے سے روکتے ہیں اور یوں الرجی سے تحفظ مل جاتا ہے۔

☆ چہرے کے گھنے بال جلد کو سورج کی الٹراوائلٹ شعاعوں سے بچا کر جلد کے کینسر سے 90 سے 95 فیصد تک تحفظ فراہم کر دیتے ہیں

☆ چہرے کی جلد پر دھوپ اور ماحولیاتی اثرات کی وجہ سے جھریاں پڑنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے جبکہ داڑھی کی صورت میں جھریوں کا مسئلہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔

☆ شیو کرنے سے بال جلد کے اندر تک کٹ سکتے ہیں اور جب یہ دوبارہ بڑھتے ہیں تو ان میں سے کوئی جلد کے اندر ہی بڑھ کر دانوں اور کیل مہاسوں کا سبب بن جاتا ہے۔ داڑھی اس مسئلہ سے بھی تحفظ فراہم کرتی ہے۔

☆ دمہ کی مشہور برطانوی ڈاکٹر ڈیبورا ویڈل کہتی ہیں کہ داڑھی کے بال دمہ پیدا کرنے والے خطرناک جرثوموں سے پھیپھڑوں کو بچاتے ہیں اور انسان کو دمہ جیسی موذی بیماری سے تحفظ مل جاتا ہے

ٹوتھ پیسٹ، صابن اور شیمپو موت کا پیغام

سائنسدانوں نے خبردار کر دیا

سان فرانسسکو (نیوز ڈیسک) آج کل سادہ صابنوں کے بجائے جراثیم کش کہلانے والے صابنوں اور طرح طرح کے کیمیکل والے شامپو اور ٹوتھ پیسٹ کا فیشن عام ہوتا جا رہا ہے لیکن ہمیں یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کیمیکل والی اشیاء کسی نہ کسی صورت نقصان دہ ضرور ثابت ہوتی ہیں۔

کولگیٹ ٹوتھ پیسٹ موت بانٹنے لگی، تحقیق نے سب کو ہلاک کر رکھ دیا۔ امریکہ کی یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے سائنسدانوں نے یہ تشویشناک انکشاف کیا ہے کہ جدید قسم کے صابن، شیمپو، ٹوتھ پیسٹ اور اس نوعیت کی تقریباً تمام مصنوعات میں جراثیم کش کے نام پر ایک کیمیکل ٹرائکلوسان (Triclosan) شامل کیا جا رہا ہے جو کہ کینسر جیسی موذی بیماری کا سبب بن رہا ہے۔

یہ بات بھی سامنے آئی کہ اس کیمیکل کے اثرات جگر کو بے کار کر سکتے ہیں، ہارمونز میں بے قاعدگی پیدا کر سکتے ہیں اور پٹھوں کے کھنچاؤ کا باعث بنتے ہیں۔ یہ کیمیکل اس قدر عام استعمال ہوتا ہے کہ 97 فیصد ماؤں کے دودھ میں بھی اس کے اثرات

ملے ہیں یعنی یہ صابن، شیمپو جیسی چیزوں اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ سے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے اور طویل عرصے تک اس کا شکار رہنے والے مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

تحقیق کاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ جراثیم کش صابن صاف بیکٹیریا کے خلاف کام کرتے ہیں جبکہ زیادہ تر بیماریاں وائرس کے ذریعے پھیلتی ہیں اس لئے سادہ صابن کے ساتھ اچھی طرح ہاتھ دھونا ہی بہتر ہے۔ یہ تحقیق سائنسی جریدے Proceedings of National Academy of Sciences میں شائع ہوئی ہے۔

(روزنامہ "پاکستان" ۲۰ نومبر ۲۰۱۴ء)

ایک سبق آموز کہانی ضرور پڑھیں

ترکھان دکان بند کر کے گھر گیا تو کہیں سے گھومتا پھرتا ایک سیاہ کوبرا ناگ اس کی ورکشاپ میں گھس آیا یہاں بظاہر تو ناگ کی دلچسپی کی کوئی چیز نہیں تھی پھر بھی ادھر سے اُدھر اور اوپر سے نیچے جائزہ لیتا پھر رہا تھا کہ اس کا جسم وہاں پڑی ایک آری سے ٹکرا کر بہت معمولی سا زخمی ہو گیا۔ گھبراہٹ میں ناگ نے پلٹ کر آری پر پوری قوت سے ڈنگ مارا۔ فولادی آری پر زور سے لگے ڈنگ نے آری کا کیا بگاڑنا تھا الٹا ناگ کے منہ سے خون بہنا شروع ہو گیا۔

اس بار خشونت اور تکبر میں ناگ نے اپنی سوچ کے مطابق آری کے گرد لپٹ کر، اسے جکڑ کر اور دم گھونٹ کر مارنے کی پوری کوشش کر ڈالی۔ دوسرے دن جب ترکھان نے ورکشاپ کھولی تو ایک ناگ کو آری کے گرد لپٹے مردہ پایا جو کسی اور وجہ سے نہیں محض اپنی طیش اور غصے کی بھینٹ چڑھ گیا تھا۔

کہانی بھلے جاندار نہ ہو، عبرت اور سبق کیلئے چند اچھی باتیں اس سے اخذ ہوتی ہیں کہ

☆ بعض اوقات غصے میں ہم دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں مگر وقت گزرنے کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم نے اپنے آپ کا زیادہ نقصان کیا ہے اچھی زندگی کیلئے بعض اوقات ہمیں کچھ چیزوں کو.......... کچھ لوگوں کو.......... کچھ حوادث کو.......... کچھ کاموں کو.......... کچھ باتوں کو نظر انداز کرنا چاہیے۔ اپنے آپ کو ذہانت کے ساتھ نظر انداز کرنے کا عادی بنائیے، ضروری نہیں کہ ہم ہر عمل کا ایک ردعمل دکھائیں، ہمارے کچھ ردعمل ہمیں محض نقصان ہی نہیں دیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہماری جان بھی لے لیں۔

﴿دعائے مغفرت کی اپیل﴾

حضور فیض ملت کے وفادار ساتھی محترم بابا حشمت علی چشتی نزد مسجد خرم بہاولپور فوت ہوئے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کی شب ہر گھر محفل میلاد شریف کا خوب اہتمام کرتے تھے۔

متحدہ عرب امارات میں چند روز قیام

فقیر گذشتہ ماہ ۱۳ نومبر ۲۰۱۴ء کو متحدہ عرب امارات کے احباب طریقت کی دعوت پر وہاں حاضر ہوا۔ ۱۹ نومبر کو واپسی ہوئی وہاں کیا مصروفیات رہیں؟ یہ تفصیل طلب مضمون ہے۔ البتہ وہاں کے احباب نے بہت زیادہ محبتیں دیں جو ہمیشہ یاد رہیں گی۔ محترم محمد علی اُویسی اور محمد اُویس اُویسی نے فقیر کے لیے ویزہ وغیرہ کے تمام معاملات حل کئے اور قیام وطعام کا اعلیٰ انتظام کیا۔ علامہ محمد نعمان شاذلی اویسی (عجمان) خدمت میں قدم بقدم رہے۔ محمد عمر اُویسی محمد ارشد اُویسی ہر وقت ساتھ ساتھ رہے۔

حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی (دار الافتاء ابوظہبی) کو جب فقیر کی آمد علم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور ۱۴ نومبر کے جمعۃ المبارک کے خطاب کے لیے ابوظہبی کے علاقہ الصفاء کی جامع مسجد میں اہتمام فرمایا ابوظہبی کے سفر میں الحاج عبدالمجید قادری کی خدمات مثالی تھیں ویسے بھی وہ اہلسنت کا درد رکھتے ہیں ان کا حال دل سن کر مسلک حق کے فروغ کے لیے کچھ کرنے کے جذبات پیدا ہوئے۔

ڈاکٹر محمد سجاد صاحب نے باوجود سرکاری مصروفیات کے کافی وقت فقیر کے ساتھ گزارا محترم محمد عتیق نے دبئی کے مشہور مقامات کی سیر ضرور کرائی مگر فحاشی کو دیکھ دل خون کے آنسو رو پڑا فوراً اپنی رہائش گاہ پر آنے میں اپنی عافیت سمجھی دوران قیام شارجہ کے احباب ملے۔

حکیم ضیاء الحسن مجتبیٰ سے ایک تفصیلی نشست ہوئی۔ شب جمعہ قصیدہ بردہ شریف کی ایک مجلس میں جانا ہوا عرب کے لوگ جس عقیدت واحترام سے مکمل قصیدہ کا ورد کر رہے تھے اللہ اللہ.........

محمد فیاض احمد اویسی مدیر ماہنامہ فیض عالم بہاولپور

ہندوستان میں حضور فیض ملت کی تصانیف کی دھوم

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان حضرت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان مکمل ۳۰ پارے دہلی کے مکتبہ رضویہ سے عرصہ پہلے شائع ہو رہی ہے جس کو پڑھ کر ہند کے اردو خواندہ حضرات مستفید ہو رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں اسیرِ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج سعید احمد نوری بمبئی (انڈیا) سے فون بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی ''شرح حدائق بخشش'' ۲۵ جلدوں میں سے ۵ جلدیں کمپیوٹر کتابت عمدہ طباعت مضبوط جلدوں کے شائع ہو کر گذشتہ دو سال سے مارکیٹ میں دستیاب ہے باقی مجلدات پر کام جاری ہے جبکہ ہند کے کئی اداروں نے حضور فیض ملت کے ضخیم رسائل شائع کیے ہیں حال ہی میں حضرت سید محمد شاکر رضوی نے بریلی شریف سے اطلاع دی کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ حضرت مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی عربی اردو تصانیف رتراجم، شروحات رحواشی کو پہلی فرصت میں بریلی شریف سے شائع کریں تو اس سلسلہ میں فقیر انہیں چند رسائل میل کر دیئے ہیں ان کی تفصیل یوں ہے۔

☆ امام احمد رضا اور فن تفسیر ☆ آئینہ مودودی ☆ آئینہ دیوبند ☆ غیر مقلدین کی ننگے سر نماز ☆ ابلیس تا دیوبند ☆ کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟ ☆ رکعت رکوع کی تحقیق ☆ ذاتی وعطائی کا فرق ☆ حضور فیض ملت ایک مثالی معلم ☆ حضور فیض ملت بحیثیت ماہر رضویات۔ (محمد فیاض احمد اویسی رضوی)